فضائلِ قصیدۂ غوثیہ متبرکہ

طالب دعا:

احمد رضا مغل

اللہ پاک کا اپنے مُقرَّب بندوں پر ایسا خاص کرم ہے کہ اُن کی زبان سے نکلنے والے اَلفاظ اور قلم سے ظاہر ہونے والے نُقوش میں بھی برکت رکھ دیتا ہے۔ خلقِ خُدا اُن نُفوسِ قُدسیہ کے متبرّک کلام کو اپنا وِرد و وَظیفہ بنا کر مصائب و آلام سے خلاصی پاتی اور دَارَین (دنیا و آخرت) کی سعادتیں حاصل کرتی ہے۔ اِس مبارَک سلسلے کی ایک سنہری کَڑی غوثُ الاَغواث، قُطبُ الاَقطاب، غوثُ الاَعظم سیّد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کی طرف منسوب عربی قصیدہ بنام "قصیدۂ غوثیہ" بھی ہے۔ اس قصیدے میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے اُوپر ہونے والے فضلِ خُداوندی کا ذکر فرمایا ہے، نیز تحدیثِ نعمت کے طور پر منصبِ وِلایت و معرفتِ الٰہی میں اپنے بلند مقام و اعلیٰ مرتبے سے دنیا والوں کو آگاہ فرمایا ہے۔ کثیر اَولیائے کِرام اور مشائخِ عظام نے اس مبارَک قصیدے کو بطورِ وَظیفہ اپنا کر اِس سے حاصل ہونے والے فوائد و برکات کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بھی "مدنی پنج سورہ" میں "قصیدۂ غوثیہ" کو تحریر کر کے اِس کے دَس فوائد و برکات ذِکر فرمائے ہیں۔ اُن میں سے چند کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے فضائلِ قصیدۂ غوثیہ متبرکہ درج ذیل ہیں

یہ قصیدۂ مبارکہ حضور سیدنا غوث الاعظم، محبوب سبحانی، قطب ربانی، شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی زبان فیض ترجمان سے ادا ہوا ہے اور ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اس کا وِرد دولتِ ظاہری و باطنی کے حُصول کا سبب ہے اس کے اٹھائیس اشعار ہیں۔ اس قصیدۂ مبارکہ کا روزانہ وِرد بہت مفید ہے۔ نیز {1} تسخیرِ خَلائق کے لیے از حد کارآمد ہے اور قُربِ خداوندی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ {2} اس قصیدئہ مبارَکہ کا وِرد قوّتِ حافِظہ کو بڑھاتا ہے۔ {3} اِس قصیدئہ مبارکہ کے پڑھنے والے کو عَرَبی پڑھنے میں بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ {4} ہر

مشکل وسخت کام کے لیے چالیس روز پڑھیئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل کامیاب ہوں گے۔{5} جو شخص اس قصیدئہ مبارکہ کو اپنے سامنے رکھے اور تین مرتبہ پڑھے مقبولِ بارگاہِ غوثیت ہوگا اور حضور سیّدُنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت فیض بشارت سے مشرّف ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل {6} ہر مرض وتکلیف کے لیے تین بار یا پانچ بار پڑھنا مفید ہے۔{7} بانجھ عورت اس قصیدئہ مبارکہ کو صحیح خواں سے 41یا21بار پڑھوا کر پانی پر دم کر کے چالیس روز پیئے تو حامِلہ ہو جائے اور حضور غوثُ الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے بیٹا عطا ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل {8} آسیب زدہ وجن والے مریض کے لیے روغن (یعنی تیل) پر دم کر کے اس کے جسم پر ملیں دفع ہوگا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

{10,9} ظالم سے نَجات پانے کے لیے ہر روز پڑھیں خَلاصی نصیب ہوگی، یوں ہی دشمن دَفع ہو جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل (مدنی پنج سورۃ، ص263، قصیدہ غوثیہ، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے قصیدہ غوثیہ کے فضائل ملاحظہ فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو پڑھنے اور اس کے فضائل وبرکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قصیدہ غوثیہ بمع ترجمہ

(1) سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَال فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وَصل (قُربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ

(2) سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے اَحباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خُمار سے مست ہو گیا

(3)فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا   بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اَقطاب (اَولیا کی ایک خاص قسم) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آکر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو

(4)وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ   فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم اِرادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرا لشکر ہو کیونکہ ساقیِ قوم (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسَلَّم) نے میرے لئے جامِ محبت کو لَبالب بھر دیا ہے

(5)شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ   وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کُھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قُرب کو نہ پا سکے

(6)مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ   مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

تم سب (اَولیا) کا مقام بلند ہے، لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اوپر ہے میری بلندی ہمیشہ رہے گی

(7)اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہِ قُربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے بااختیار بنادیا ہے اور عظمت و جلال والا خُدا میرے لئے کافی ہے

(8)اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

میں سفید باز ہوں ہر ولی پر غالب ہوں (جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے) (بتاؤ تو!) کون ہے جس کو مجھ جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو

(9)کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) پہنایا جس پر عزم اور اِرادۂ مستحکم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے

(10)وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ربُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع (خبر دار) کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا فرمایا

(11)وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

مالکِ کائنات عَزَّوَجَلّ نے مجھے تمام اَقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے

(12)فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ　　لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالٖ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام و نشان تک نہ رہے

(13)وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ　　لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالٖ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مِل جائیں (کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں بالکل فرق نہ رہے)

(14)وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ　　لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز سے بُجھ کر بالکل سَرد ہو جائے (اور اُس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے)

(15)وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ　　لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

(16)وَمَا مِنۡهَا شُهُوۡرٌ اَوۡ دُهُوۡرٌ تَمُرُّ وَتَنۡقَضِیۡ اِلَّا اَتَالِیۡ

مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلاشک و شبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

(17)وَتُخۡبِرُنِیۡ بِمَا یَاۡتِیۡ وَیَجۡرِیۡ وَتُعۡلِمُنِیۡ فَاَقۡصِرۡ عَنۡ جِدَالِیۡ

اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات!) جھگڑے سے باز آ

(18)مُرِیۡدِیۡ هِمۡ وَطِبۡ وَاشۡطَحۡ وَغَنِّیۡ وَافۡعَلۡ مَاتَشَاءُ فَالۡاِسۡمُ عَالٍ

اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ اور (شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے) بولتا رہ اور جو تیرا دل چاہے کر کیونکہ میرا نام بزرگ ہے

(19)مُرِیۡدِیۡ لَاتَخَفۡ اَللّٰهُ رَبِّیۡ عَطَانِیۡ رِفۡعَةً نِلۡتُ الۡمَنَالِیۡ

اے میرے مرید! اللہ کے سوا کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزت میرا پرورد گار ہے اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے

(20)طُبُوۡلِیۡ فِی السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ دُقَّتۡ وَشَاءُوۡسُ السَّعَادَةِ قَدۡ بَدَالِیۡ

آسمان وزمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں

(21)بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میرا مُلک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں اور میرا وقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)

(22)نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

(23)دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں (ظاہری وباطنی) علم پڑھتے پڑھتے قُطب بن گیا اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا و مولا عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا

(24)فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

اَولیاءُ اللہ کے گروہ میں میری مِثل کون ہے؟ اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کر سکے؟

(25)رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

(26)وَکُلٌّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم مبارک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں

(27)نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ هُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبیِّ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہاشمی، مکّی اور حجازی میرے جدِّ پاک ہیں، اِنہیں کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا

(28)مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خُدا کو مارنے والا) ہوں

(29)اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میرا لقب ہے اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

(30)اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالٖ

میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اَولاد سے ہوں اور میرا رُتبہ مُخْدَعْ (یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیا کی گردنوں پر ہیں

(31)وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالٖ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں

(32)تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رَد نہ کیجئے، میری فریادرَسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے۔

قصیدہ غوثیہ (متن)

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تعالی

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤسٍ فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ م بَعْدِ سُکْرِیْ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

کَسَانِیْ خِلْعَةً م بِطِرَازِ عَزْمٍ وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَيْتٍ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تعالٰی

وَ مَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا يَأْتِیْ وَيَجْرِیْ وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

مُرِيْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ اللّٰه رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ

بِلَادُ اللّٰه مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰه جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٍ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

فَمَنْ فِیْ اَوْلِيَاءِ اللّٰه مِثْلِیْ وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيْفِ حَالِیْ

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّيَالِیْ كَاللَّاٰلِیْ

وَكُلٌّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَكِّیٌّ حِجَازِیٌّ هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَنَا الْجِيْلِیُّ مُحِیُّ الدِّيْنِ لَقَبِیْ وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

اللہ پاک ہمیں بھی قصیدۂ غوثیہ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبِیِّ الْاَمِیْن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

طالب دعا:

احمد رضا مغل

بتاریخ:

26 ستمبر 2025 بمطابق 3 ربیع الآخر 1447 شب جمعہ